بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

اشتیاق احمد ظلی

اس شمارے کے ساتھ مجلہ علوم القرآن کی ساتویں جلد مکمل ہوتی ہے۔ احساسِ تشکر سے ہم بارگاہ رب العزت میں سر بسجود ہیں جس نے اپنے فضل خاص سے اس راہ کی دشواریوں کو ہمارے لیے آسان کیا۔ جو سفر یکسر بے سروسامانی اور بے مایگی کی حالت میں قریب آٹھ سال پہلے شروع ہوا تھا وہ اب بھی جاری ہے۔ اس عرصہ میں وقت نے بہت سی کروٹیں بدلیں اور حالات میں بہت کچھ اتار چڑھاو آیا لیکن ہمت شکن مسائل کے باوجود توفیق الٰہی کے سہارے یہ کارواں برابر سرگرم سفر ہے۔ ملک اور بیرون ملک علمی حلقوں میں مجلہ کو جو پذیرائی ملی اور اہل علم نے جس انداز میں اس کی قدر افزائی فرمائی وہ ہماری امید سے کہیں زیادہ ہے۔ بلاشبہ یہ سب کچھ اس کتاب عظیم کی برکت ہے جس کا نام اس ادارے کے نام کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور جس کی خدمت اور جس کے علوم اور ابدی پیغام کی اشاعت اس کی تاسیس کا مقصد وحید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمیوں اور کوتاہیوں سے درگذر فرمائے، ہمیں اپنی کتاب عزیز کی کچھ خدمت کی توفیق دے، اس حقیر کوشش کو شرف قبول بخشے اور اسے ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

یہ شمارہ آپ کے ہاتھ میں غیر معمولی تاخیر سے پہنچ رہا ہے جس کے لیے ہم نادم اور شرمسار ہیں۔ اس وقت جب کہ سنہ ۱۹۹۲ء کا ایک تہائی حصہ گذر چکا ہے آپ کی خدمت میں سنہ ۱۹۹۲ء کا دوسرا شمارہ پہنچ رہا ہے۔ اس تاخیر کا بنیادی سبب ہماری اپنی کوتاہیاں اور نارسائیاں ہیں لیکن اس کے علاوہ بعض اور اسباب بھی ہیں جن پر ہمارا قابو نہیں۔ اس حوصلہ شکن داستان کی تفصیلات سے ہم آپ کو گراں بار نہیں کرنا چاہتے۔ مزید برآں علمی اور تحقیقی مجلات اور رسائل کے ساتھ چند مسائل خاص طور سے جڑے ہوتے ہیں، ہم بھی کسی حد تک ان مسائل سے دوچار اور

ان کے ہاتھوں لاچار ہیں۔ ہم ان مسائل پر قابو پانے کے سلسلہ میں آپ کی مدد کے طلب گار بھی ہیں۔ آپ کے سرگرم تعاون کے بغیر ہمارے لیے ان پر قابو پانا ممکن نہیں ہے۔

قرآن حکیم انسانیت کے لیے آخری صحیفہ ھدایت اور دستور حیات ہے اس لیے زندگی سے وابستہ جملہ مسائل اور معاملات صرف اسی کی عطا کردہ روشنی میں حل کیے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ وقت کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ دورِ حاضر کے گوناگوں مسائل اور ان کے بطن سے جنم لینے والی پیچیدگیوں کا قرآنی حل موثر اور دل نشین انداز میں پیش کیا جاتا رہے اور زندگی کا کوئی شعبہ اس کے دائرہ کار سے باہر نہ رہے۔ علماء، محققین اور دانشوروں سے گذارش ہے کہ وہ وقت کے ان سلگتے ہوئے مسائل کی طرف توجہ دیں اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بھٹکتی اور سسکتی ہوئی انسانیت کے درد کا درماں پیش کریں۔ یہ ہمارے اس مشن کی بھی تکمیل ہوگی جس کے لیے مجلہ کا اجراء عمل میں آیا اور اس سے ہمارا ایک بڑا مسئلہ بھی حل ہوگا۔

علوم القرآن کو جس رنگ و آہنگ میں پیش کرنے کے ہم شروع ہی سے آرزومند تھے اس میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اس کا سبب ہماری اپنی کوتاہیوں کے علاوہ وسائل کی کمیابی بھی ہے۔ غالباً یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ خالص علمی اور تحقیقی مجلّات کی مانگ اور ان کا حلقہ خاصا محدود ہوتا ہے اور اگر ایسا مجلہ کسی خاص موضوع اور فن تک محدود ہو تو صورتِ حال اور بھی نازک ہو جاتی ہے۔ ایک تو دورِ حاضر کے مسائل اور کشاکش حیات کے پیہم مطالبات عام طور پر اچھے پڑھے لکھے لوگوں کو بھی اس کی فرصت کم ہی دیتے ہیں کہ وہ یکسو ہو کر سنجیدہ اور علمی مسائل کے لیے کچھ وقت نکال سکیں۔ پھر اردو زبان میں بھی سستے رسائل اور عوامی ذوق کو تسکین پہونچانے والے ڈائجسٹوں کی بھرمار نے عام لوگوں کے معیار انتخاب کو بری طرح متاثر کیا ہے اور اس صورتِ حال نے مطالعہ کی عادت اور زیر مطالعہ آنے والی کتب و رسائل کی نوعیت پر بڑے منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

ادارہ علوم القرآن ایک خالصۃً دینی، علمی اور غیر تجارتی ادارہ ہے۔ اس سے متعلق تقریباً تمام تر خدمات رضاکارانہ طور پر انجام پاتی ہیں۔ اس کے باوجود روز افزوں گرانی اور بڑھتے ہوئے خسارے نے ادارہ کے سامنے سخت مشکلات کھڑی کر دی ہیں۔ اس سلسلہ میں

ہم مجلہ کے قدر دانوں سے تعاون کے خواست گار ہیں۔ آپ کی تھوڑی سی دلچسپی اور کوشش سے مجلہ کے حلقہ اثر میں معتدبہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ ادارہ کی بہت سی مشکلات دور ہوجائیں گی اور اس کا پیغام بھی زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے گا بلکہ ہمارے لیے بھی ممکن ہوجائے گا کہ مجلہ کو اور زیادہ بہتر انداز میں پیش کرسکیں۔ ساتھ ہی ان بہت سے دوسرے منصوبوں کو بھی بروئے کار لانے کی سبیل پیدا ہو جائے گی جو شروع ہی سے ادارہ کے مقاصد میں شامل ہیں۔

اس شمارے سے ہم اپنے مستقل عنوانات میں ایک نئے عنوان کا اضافہ کر رہے ہیں۔ 'نقد و نظر' کے عنوان کے تحت مجلہ میں شائع ہونے والے مضامین اور مقالات کے سلسلہ میں ہم آپ کے ردّ عمل کو شائع کریں گے اور قرآنیات یا قرآنی علوم کے کسی اہم پہلو پر دعوت فکر دینے والی مختصر تحریریں بھی اس کالم میں شایع کی جاسکتی ہیں شرط صرف یہ ہے کہ اظہار خیال علمی اور معروضی انداز میں کیا جائے اور لب و لہجہ متین اور سنجیدہ ہو۔ زیر نظر شمارہ میں جو مختصر تحریر اس عنوان کے تحت شائع کی جارہی ہے وہ اگرچہ مجلہ کے کسی مقالہ کے حوالے سے نہیں لکھی گئی ہے بلکہ حفاظت قرآن کے وسیع پس منظر میں موجودہ صورت حال کے ردّ عمل میں لکھی گئی ہے اس کے باوجود اس عنوان کے تحت اسے شائع کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ علماء و محققین کو اس اہم موضوع پر اپنا ردّ عمل ظاہر کرنے کی دعوت دی جائے۔

۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء

وما توفیقی الا باللہ